www.KitaboSunnat.com

نماز فجر کی اقامت کے بعد سنتیں

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

فرض کی اقامت شروع ہو جانے کے بعد سنتیں اور نوافل پڑھنا جائز نہیں، صف میں کھڑے ہو کر ادا کیے جائیں یا صف سے پیچھے، خواہ ادائیگی کے بعد کلام کریں یا نہ کریں۔

دلیل نمبر ① :

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ .

”فرض نماز کی اقامت کہہ دی جائے تو کوئی نفل نماز نہیں ہوتی۔“

(مسند الإمام أحمد : 331/2؛ صحيح مسلم : 710)

یہ حدیث مرفوعاً اور موقوفاً دونوں طرح بیان ہوئی ہے، اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان بھی ثابت ہے اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ بھی اور یہ اصول ہے کہ موقوف مرفوع کے لیے تقویت کا باعث ہوتی ہے۔

یہ حدیث عام ہے اور فجر کی سنتوں کو بھی شامل ہے، لہٰذا نماز فجر کی اقامت کہہ دی جائے، تو مسجد کے اندر یا صحن میں سنتیں ادا کرنا جائز نہیں، اسے چاہیے کہ جماعت میں شامل ہو جائے اور بعد میں سنتوں کی قضا دے دے۔

بعض اس حدیث کی تاویل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہاں ان سنتوں کی ممانعت ہے، جو جماعت والی جگہ پر پڑھی جاتی ہیں، البتہ اگر کوئی شخص جماعت شروع ہونے کے بعد بھی کسی دوسری جگہ پر سنتیں پڑھ لے اور بعد میں جماعت کے ساتھ شامل ہو جائے، تو یہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس ممانعت سے خارج ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ یہ تاویل احادیث صحیحہ اور ائمہ سلف کی تصریحات کے خلاف ہے، اس مرفوع حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ فجر کی سنتیں ہوں یا کوئی اور نماز، فرض کی اقامت کے بعد پڑھنا ممنوع ہے، اقامت کے بعد نوافل پڑھنا ہر جگہ ممنوع ہے، خواہ مسجد میں ہوں یا مسجد کے صحن میں یا گھر میں، جب اقامت ہو جانے کا علم ہو جائے، تو اب صرف فرض نماز ہی پڑھی جائے گی، یہی نبوی حکم ہے اور ائمہ کا فہم بھی اسی کا مؤید ہے، یاد رہے کہ فہم دین میں سلف اُمت اور ائمہ محدثین کا فہم ہی اصل ہے۔

❁ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ ظَنَّ أَنَّهُ يَعْرِفُ الْأَحْكَامَ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ بِدُونِ مَعْرِفَةِ مَا قَالَهُ هٰؤُلَاءِ الْأَئِمَّةِ وَأَمْثَالُهُمْ فَهُوَ غَالِطٌ مُخْطِئٌ .

''جس کا یہ گمان ہو کہ وہ کتاب وسنت کے احکام ائمہ دین اور اسلاف اُمت کے علم وفہم کو جانے بغیر سمجھ لے گا، تو وہ غلط کار اور خطا کار ہے۔''

(الاتباع، ص 43)

اہل علم نے مذکورہ حدیث سے کیا سمجھا ہے؟ ملاحظہ ہو:

❁ امام ترمذی رحمہ اللہ (۲۷۹ھ) فرماتے ہیں:

اَلْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ، إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ أَنْ لَّا يُصَلِّيَ الرَّجُلُ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ، وَبِهٖ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ الْمُبَارَكِ، وَالشَّافِعِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَإِسْحَاقُ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”بعض صحابہ اور دیگر اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے، کہ اقامت کہہ دی جائے تو صرف فرض پڑھ سکتے ہیں۔ امام سفیان ثوری، امام عبداللہ بن مبارک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔“

(سنن التِّرمِذي، تحت الحديث : 421)

❀ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے اس حدیث پر یوں باب قائم کیا ہے:

بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ الْإِقَامَةِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُمَا تُصَلَّيَانِ، وَالْإِمَامُ يُصَلِّي الْفَرِيضَةَ .

”فجر کی دو رکعت سنتیں اقامت کے بعد ادا کرنا منع ہیں، برخلاف اس شخص کے جو کہتا ہے کہ امام فرض نماز پڑھا رہا ہو، تو یہ دو رکعتیں پڑھ لی جائیں۔“

(صحيح ابن خُزيمة : 169/2، ح : 1123)

❀ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے یوں تبویب فرمائی ہے:

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ حُكْمَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحُكْمَ غَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ فِي هٰذَا الزَّجْرِ سَوَاءٌ .

”ممانعت میں نمازِ فجر اور دوسری نمازوں کا حکم ایک ہی ہے۔“

(صحيح ابن حبّان، تحت الحديث : 2193)

❀ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

اَلْحُجَّةُ عِنْدَ التَّنَازُعِ السُّنَّةُ، فَمَنْ أَدْلٰى بِهَا، فَقَدْ أَفْلَحَ، وَمَنِ اسْتَعْمَلَهَا، فَقَدْ نَجَا .

”اختلافات میں دلیل سنت نبویہ ہوتی ہے۔ جو سنت کی تعمیل کرے، وہی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کامیاب اور جو اس پر عمل کرے، وہی نجات مند ہے۔“

(التّمهيد : 69/22)

❀ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

فِي هٰذَا بَيَانٌ أَنَّهٗ مَمْنُوعٌ مِّنْ رَّكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَمِنْ غَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ، إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ .

”یہ حدیث دلیل ہے کہ (اقامت کے بعد) فجر کی دو رکعت اور دوسری کوئی بھی نماز ممنوع ہے سوائے فرض کے۔“ (مَعالم السّنن :274/1)

❀ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا لِأَنَّهٗ قَدْ صَارَ الْحُكْمُ لَهَا، وَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَّتَشَاغَلَ بِالْأَنْقَصِ مَعَ حُضُوْرِ الْأَكْمَلِ، وَقَدْ قَالَ أَبُو حَنِيْفَةَ : مَنْ كَانَ خَارِجَ الْمَسْجِدِ وَلَمْ يَخْشَ فَوَاتَ الرُّكُوْعِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الْفَجْرِ، صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ دَخَلَ، وَالْحَدِيْثُ يَرُدُّ هٰذَا .

”اقامت کے بعد نفل کی ممانعت اس لیے ہے کہ اب وقت فرض نماز کا ہے اور جائز نہیں کہ کامل کی موجودگی میں ناقص میں مشغول ہوا جائے۔ امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ جو شخص مسجد سے باہر ہو اور اسے خدشہ نہ ہو کہ دوسری رکعت کا رکوع بھی رہ جائے گا، وہ دو رکعت ادا کر کے نماز میں داخل ہو۔ حالانکہ یہ حدیث اس کا ردّ کرتی ہے۔“

(كَشف المُشكل :1022/1)

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فِيهَا النَّهْيُ الصَّرِيْحُ عَنِ افْتِتَاحِ نَافِلَةٍ بَّعْدَ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، سَوَاءٌ كَانَتْ رَاتِبَةً كَسُنَّةِ الصُّبْحِ وَالظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَوْ غَيْرِهَا، وَهٰذَا مَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ وَالْجُمْهُورِ.

''اس حدیث میں فرض کی اقامت کے بعد نفل کی واضح ممانعت ہے، خواہ وہ نفل سنن راتبہ ہوں، جیسے صبح، ظہر اور عصر کی سنتیں یا کوئی اور نفل نماز۔ امام شافعی رحمہ اللہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔''

(شرح مسلم: 247/1)

❀ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

رَدُّ السُّنَّةِ الصَّحِيْحَةِ الصَّرِيْحَةِ أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ التَّنَفُّلُ إِذَا أُقِيْمَتْ صَلَاةُ الْفَرْضِ، كَمَا فِي صَحِيْحِ مُسْلِمٍ.

''صحیح اور صریح سنت ہے کہ فرض کی اقامت کے بعد نفل ناجائز ہیں، جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے۔ احناف نے اس سنت کو ردّ کیا ہے۔''

(إعلام الموقّعين: 375/2)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

فِيْهِ مَنْعُ التَّنَفُّلِ بَعْدَ الشُّرُوعِ فِي إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، سَوَاءٌ كَانَتْ رَاتِبَةً أَمْ لَا.

''اس حدیث میں فرض کی اقامت کے بعد نفل کی ممانعت ہے، خواہ نفل سنن رواتب میں سے ہوں۔'' (فتح الباري: 368/3)

❀ محدث محمد عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ (۱۳۵۳ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْحَدِيثُ يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهٗ لَا يَجُوزُ الشُّرُوعُ فِي النَّافِلَةِ عِنْدَ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ فَرْقٍ بَيْنَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَغَيْرِهِمَا.

''حدیث دلالت کناں ہے کہ فرض کی اقامت کے وقت نفل شروع کرنا جائز نہیں۔ اس حوالے سے فجر کی سنتوں اور دیگر نوافل میں کوئی فرق نہیں۔''

(تحفة الأحوذي: 323/1)

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الَّتِي أُقِيمَتْ.

''نماز کی اقامت جب کہہ دی جائے، تو صرف وہی نماز پڑھی جا سکتی ہے، جس کی اقامت کہہ دی گئی ہے۔''

(الأوسط للطّبراني: 8654، شرح معاني الآثار للطّحاوي: 371/1، وسندهٗ حسنٌ)

دلیل نمبر ② :

❀ سیدنا عبداللہ بن مالک ابن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآى رَجُلًا، وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاثَ بِهِ النَّاسُ، وَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلصُّبْحَ أَرْبَعًا، اَلصُّبْحَ أَرْبَعًا؟.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز کی اقامت کے بعد فجر کی سنتیں پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے، تو لوگوں نے اسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھیر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فجر کی چار رکعت ہیں، فجر کی چار رکعت ہیں؟‘‘

(صحيح البخاري : 663؛ صحيح مسلم : 711)

❁ صحیح مسلم میں یہ الفاظ ہیں:

أُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ، فَرَآى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُّصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ، فَقَالَ: أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا؟

’’صبح کی نماز کھڑی ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اقامت کے دوران نماز پڑھ رہا تھا۔ فرمایا: آپ صبح کی (فرض نماز) چار رکعتیں ادا کر رہے ہیں؟‘‘

❁ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصَلَاتَانِ مَعًا، وَقَوْلُهٗ لِهٰذَا الرَّجُلِ: أَيَّتُهُمَا صَلَاتُكَ؟، وَقَوْلُهٗ فِي حَدِيثِ ابْنِ بُحَيْنَةَ: أَتُصَلِّيهِمَا أَرْبَعًا؟، كُلُّ ذٰلِكَ إِنْكَارٌ مِّنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ الْفِعْلِ، فَلَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يُّصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَلَا شَيْئًا مِّنَ النَّوَافِلِ، إِذَا كَانَتِ الْمَكْتُوبَةُ قَدْ قَامَتْ.

’’رسول اللہ ﷺ کا فرمان کہ کیا آپ دو نمازیں اکٹھی پڑھنا چاہتے ہیں، اور اس آدمی کو آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ ان دونوں میں سے آپ کی (فجر کی فرض) نماز کون سی ہے؟ نیز سیدنا ابن بحینہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آپ ﷺ کا یہ فرمان کہ کیا آپ فجر کی دو رکعتوں کو چار پڑھنا چاہتے ہیں؟ یہ سب باتیں نبی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اکرم ﷺ کی طرف سے اس کام پر انکار ہے۔ کسی کے لیے جائز نہیں کہ فرض کی اقامت کے بعد مسجد میں فجر کی دو رکعتیں یا نفل ادا کرے۔''

(التّمهيد : 22/68-69)

✿ علامہ ابو العباس قرطبی رحمہ اللہ (٦٥٦ھ) فرماتے ہیں:

قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا؟» إِنْكَارٌ عَلَى الرَّجُلِ الَّذِي فَعَلَ ذٰلِكَ، وَهٰذَا الْإِنْكَارُ حُجَّةٌ عَلٰى مَنْ ذَهَبَ إِلٰى جَوَازِ صَلَاةِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْمَسْجِدِ وَالْإِمَامُ يُصَلِّي .

''نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان کہ کیا آپ صبح کی (فرض) نماز چار رکعت ادا کر رہے ہیں؟ اس کام کرنے والے پر انکار ہے اور انکار میں اس کا ردّ ہے، جو امام کے نماز پڑھاتے ہوئے فجر کی سنتیں ادا کرنا جائز قرار دیتا ہے۔''

(المُفهِم : 2/350)

✿ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا» هُوَ اسْتِفْهَامُ إِنْكَارٍ، وَمَعْنَاهُ : أَنَّهٗ لَا يُشْرَعُ بَعْدَ الْإِقَامَةِ لِلصُّبْحِ إِلَّا الْفَرِيضَةُ، فَإِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ نَافِلَةً بَعْدَ الْإِقَامَةِ، ثُمَّ صَلّٰى مَعَهُمُ الْفَرِيضَةَ، صَارَ فِي مَعْنٰى مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ أَرْبَعًا، لِأَنَّهٗ صَلّٰى بَعْدَ الْإِقَامَةِ أَرْبَعًا .

''فرمانِ نبوی کہ کیا آپ صبح کی (فرض) نماز چار رکعت ادا کرتے ہیں؟ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استفہام انکاری ہے۔اس کا معنی یہ ہے کہ صبح کی نماز کی اقامت کے بعد صرف فرض نماز ہی ادا کی جاسکتی ہے۔جب آدمی اقامت کے بعد دو رکعت نفل ادا کرے گا پھر نمازیوں کے ساتھ فرض پڑھے گا،تو گویا صبح کی چار رکعت ادا کر رہا ہے کیونکہ اس نے اقامت کے بعد چار رکعت ادا کی ہیں۔“

(شرح مسلم :247/1)

✿ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ (۸۵۵ھ) فرماتے ہیں:

قَوْلُهٗ : «آلصُّبْحَ أَرْبَعًا» حَيْثُ أَنْكَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجُلِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ أَنْ أُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ، فَقَالَ : «آلصُّبْحَ أَرْبَعًا؟»، أَيِ الصُّبْحَ تُصَلِّي أَرْبَعًا، لِأَنَّهٗ إِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ أَنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، ثُمَّ يُصَلِّي مَعَ الْإِمَامِ رَكْعَتَيْنِ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَيَكُوْنُ فِي مَعْنٰى مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ أَرْبَعًا، فَدَلَّ هٰذَا عَلٰى أَنْ لَّا صَلَاةَ بَعْدَ الْإِقَامَةِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ .

”یہ فرمانِ نبوی کہ کیا صبح کی نماز چار رکعت پڑھ رہے ہو؟ اس شخص پر انکار تھا جو اقامت ہو جانے کے بعد سنتیں ادا کر رہا تھا۔جماعت کھڑی ہو جانے کے بعد جب اس طرح کرے کہ پہلے دو سنتیں پڑھے،پھر امام کے ساتھ شامل ہو تو گویا اس نے چار فرض پڑھے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اقامت کے بعد کوئی نماز سوائے فرض نماز کے نہیں ہوتی۔“

(عُمدة القاري : 181/5)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اعتراض:

کہتے ہیں کہ اس حدیث میں صحابی کو اس لیے منع کیا گیا کہ وہ صف کے پیچھے کھڑے ہو کر سنتیں ادا کر رہا تھا، گویا صف کے ساتھ ملا ہوا تھا، لہٰذا اسے منع کر دیا گیا، اگر وہ صفوں سے الگ تھلگ ہو کر سنتیں پڑھتا، تو اسے منع نہ کیا جاتا۔

(شرح مَعاني الآثار للطّحاوي :371/1)

ہم کہتے ہیں کہ یہ بعید تاویل ہے، ائمہ محدثین کے فہم کے خلاف ہے، دیگر احادیث جو اپنے معنی و مدلول میں نص ہیں، اس تاویل کا رد کرتی ہیں۔

❀ علامہ عبدالحی لکھنوی حنفی رحمہ اللہ (۱۳۰۴ھ) فرماتے ہیں:

حَمَلَ الطَّحَاوِيُّ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ عَلٰى أَنَّهُمْ صَلَّوْا فِي الصُّفُوفِ لَا فَصْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْمُصَلِّينَ بِالْجَمَاعَةِ، فَلِذٰلِكَ زَجَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لٰكِنَّهٗ حَمْلٌ مِنْ غَيْرِ دَلِيلٍ مُعْتَدٍّ بِهٖ، بَلْ سِيَاقُ بَعْضِ الرِّوَايَاتِ يُخَالِفُهٗ.

”امام طحاوی رحمہ اللہ نے ان احادیث کو اس پر محمول کیا ہے کہ ان صحابہ نے صفوں میں سنتیں پڑھی تھیں، ان کے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں تھا، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ڈانٹا۔ مگر امام طحاوی رحمہ اللہ کی اس تاویل پر کوئی معتبر دلیل نہیں، بلکہ بعض دیگر روایات کا سیاق اس تاویل کے خلاف ہے۔“

(التّعليق المُمجّد، ص 86)

❀ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اِعْتَرَضَ بَعْضُهُمْ فِي حَدِيثِ ابْنِ سَرْجِسَ وَابْنِ بُحَيْنَةَ بِضَحِكَةٍ أُخْرٰی، وَهِيَ أَنْ قَالَ : لَعَلَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنْكَرَ عَلَيْهِ أَنْ يُصَلِّيَهُمَا مُخْتَلِطًا بِالنَّاسِ قَالَ عَلِيٌّ : وَهٰذَا كَذِبٌ مُجَرَّدٌ، وَمُجَاهَرَةٌ سَمِجَةٌ؛ لِأَنَّ فِي الْحَدِيثِ نَفْسِهٖ أَنَّهُ لَمْ يُصَلِّهِمَا إِلَّا خَلْفَ النَّاسِ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ، كَمَا يَأْمُرُونَ مَنْ قَلَّدَهُمْ فِي بَاطِلِهِمْ فَكَيْفَ وَلَوْ لَمْ يَكُنْ هٰذَا لَكَانَ مِمَّا يُوَضِّحُ كَذِبَ هٰذَا الْقَائِلِ قَوْلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيِّ الصَّلَاتَيْنِ اعْتَدَدْتَ؟ أَبِصَلَاتِك وَحْدَك أَمْ بِصَلَاتِك مَعَنَا؟ وَ أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا؟ لِأَنَّ مِنْ الْبَاطِلِ الْمُمْتَنِعِ أَنْ يَقُولَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ، وَهُوَ لَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ إِلَّا صَلَاتَهُ الرَّكْعَتَيْنِ مُخْتَلِطًا بِالنَّاسِ وَمُتَّصِلًا بِهِمْ فَيَسْكُتُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَمَّا أَنْكَرَ مِنْ الْمُنْكَرِ وَيَهْتِفُ بِمَا لَمْ يَذْكَرْ مِنْ لَفْظِهٖ، وَقَدْ أَعَاذَ اللّٰهُ تَعَالٰى نَبِيَّهٗ عَنْ هٰذَا التَّخْلِيطِ الَّذِي لَا يَلِيقُ بِذِي مَسْكَةٍ إِلَّا بِمِثْلِ مَنْ أَطْلَقَ هٰذَا .

”بعض لوگوں نے سیدنا عبد اللہ بن سرجس اور سیدنا ابن بحینہ رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ایک مضحکہ خیز اعتراض کیا ہے، کہتے ہیں: ممکن ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر اعتراض کیا ہو، جو اسی جگہ پر سنتیں پڑھ رہا ہو، جو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جماعت کے ساتھ متصل جگہ ہے۔ جبکہ (میں ابن حزم رحمہ اللہ کہتا ہوں:) یہ سفید جھوٹ اور بے وقوفی والی بات ہے، کیونکہ اسی حدیث ہے کہ اس نے لوگوں کے پیچھے مسجد کے ایک کونے میں سنتیں پڑھی تھیں۔ یہ حضرات اسی طرح باطل تاویلات میں لوگوں کو اپنی تقلید کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ اگر (حدیث میں) یہ الفاظ نہ بھی ہوتے، تب بھی اس قائل کے جھوٹ کو واضح کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان کافی تھا: ''آپ نے ان دو نمازوں میں کس نماز کو شمار کیا ہے؟ کیا جو نماز اکیلے پڑھی ہے یا جو ہمارے ساتھ باجماعت پڑھی ہے؟ کیا آپ نماز فجر کی چار رکعت ادا کرتے ہیں؟'' یہ باطل اور ناممکن بات ہے کہ نبی کریم ﷺ اس شخص سے یہ بات کریں، جبکہ آپ ﷺ اس پر صرف اس بات کی نکیر کرنا چاہ رہے ہوں کہ اس نے (جماعت شروع ہونے کے بعد) سنتیں اس جگہ ادا کر لی ہیں کہ جو جگہ جماعت والی جگہ سے متصل اور ملی ہوئی ہے اور جس بات پر انکار کرنا تھا، وہ بات آپ ﷺ نے کی ہی نہیں اور آپ ﷺ کے انکار کی مراد وہ بات ہو، جس کا آپ ﷺ نے ذکر ہی نہ کیا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو ایسی کم فہمی سے محفوظ رکھا ہے کہ جو کسی باشعور انسان کے لائق نہیں، سوائے اس جیسے کے، جس نے یہ تاویل کی ہے۔''

(المُحلّٰی: 2/151-152)

دلیل نمبر ③ :

❀ سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَلَاةِ الْغَدَاةِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : «يَا فُلَانُ، بِأَيِّ الصَّلَاتَيْنِ اعْتَدَدْتَ؟ أَبِصَلَاتِكَ وَحْدَكَ، أَمْ بِصَلَاتِكَ مَعَنَا؟» .

''ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا، رسول اللہ ﷺ اس وقت نماز فجر ادا کر رہے تھے۔اس نے مسجد کے کونے میں فجر کی دو سنتیں پڑھیں، پھر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز میں شامل ہو گیا۔آپ ﷺ نے سلام پھیرا، تو فرمایا: اے فلاں! ان دو نمازوں میں سے کون سی نماز آپ نے شمار کی ہے؟ وہ نماز جو اکیلے پڑھی ہے یا وہ جو ہمارے ساتھ پڑھی ہے؟''

(صحیح مسلم : 712)

✿ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

فِي هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهٗ إِذَا صَادَفَ الْإِمَامَ فِي الْفَرِيْضَةِ، لَمْ يَشْتَغِلْ بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، وَتَرَكَهُمَا إِلٰى أَنْ يَّقْضِيَهُمَا بَعْدَ الصَّلَاةِ .

''یہ حدیث دلیل ہے کہ امام جب فرض پڑھ رہا ہو تو سنتوں میں مشغول نہ ہوں، بلکہ انہیں چھوڑ دیں اور نماز مکمل ہونے کے بعد ادا کریں۔''

(مَعالم السّنن :274/1)

✿ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّهٗ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْإِقَامَةِ نَافِلَةً، وَإِنْ كَانَ يُدْرِكُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الصَّلَاةَ مَعَ الْإِمَامِ، وَرَدٌّ عَلٰى مَنْ قَالَ : إِنْ عَلِمَ أَنَّهُ يُدْرِكُ الرَّكْعَةَ الْأُولٰى أَوِ الثَّانِيَةَ، يُصَلِّي النَّافِلَةَ .

''اس حدیث میں دلیل ہے کہ فرض کی اقامت کے بعد نفل نہیں پڑھے جا سکتے، اگرچہ نفل کے بعد جماعت میں شامل ہوسکتا ہو۔ جو یہ کہتا ہے کہ اگر یقین ہو کہ پہلی یا دوسری رکعت میں شامل ہو جائے گا، تو نفل پڑھ سکتا ہے، اس حدیث میں اس کا بھی رد ہے۔''

(شرح مسلم :247/1)

یہ حدیث واضح دلیل ہے کہ فجر کی سنتیں تکبیر کے بعد پڑھنا جائز نہیں، ورنہ رسول اللہ ﷺ اس پر معترض نہ ہوتے۔

دلیل نمبر ④ :

❀ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يُّصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ صَلَاةُ الْفَجْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «آلصُّبْحَ أَرْبَعًا؟» .

''نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا، وہ نماز فجر کی اقامت کے بعد فجر کی سنتیں ادا کر رہا تھا۔ فرمایا: آپ صبح کی چار رکعت ادا کر رہے ہیں؟''

(مُسند البزّار : 3260، وسندهٗ صحيحٌ)

دلیل نمبر ⑤ :

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كُنْتُ أُصَلِّي، وَأَخذَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْإِقَامَةِ، فَجَذَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا؟.

''میں نماز پڑھ رہا تھا کہ مؤذن اقامت کہنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کھینچا اور فرمایا: صبح کی نماز چار رکعت ادا کرنا چاہتے ہیں؟۔''

(مُسند الطّیالسي: 2859، السّنن الکبرٰی للبَیهقي: 482/2، وسندهٗ حسنٌ)

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (1124) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (2469) نے صحیح کہا ہے۔

❀ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

هٰذِهٖ نُصُوصٌ مَّنْقُولَةٌ نَقْلَ التَّوَاتُرِ، لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ خِلَافُهَا.

''یہ نصوص متواتر ہیں، کسی کے لیے ان کے خلاف عمل کرنا جائز نہیں۔''

(المُحلّٰی: 108/3، مسئلة: 308)

تنبیہ:

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَدَعُوهُمَا، وَإِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ.

''فجر کی سنتیں نہ چھوڑیں، اگرچہ دشمن کے گھوڑے آپ کو روند دیں۔''

(مسند الإمام أحمد: 405/2، سنن أبي داوٗد: 1258)

اس روایت کا موقوف ہونا راجح ہے، اس کی سند ''ضعیف'' ہے۔ ابن سیلان مجہول ہے، اسے صرف امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات: ۱۳۲/۵'' میں ذکر کیا ہے۔

❀ حافظ ابن قطان فاسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَالُهٗ مَجْهُولٌ، لَا تُعْرَفُ.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

”یہ مجہول الحال شخص ہے، اس کا کوئی اتہ پتہ نہیں۔“

(بیان الوھم والإیھام : 385/3، ح : 1127)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُعْرَفُ . ”غیر معروف ہے۔“

(میزان الاعتدال : 547/2)

❁ حافظ عبدالحق اشبیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ إِسْنَادُ حَدِيثِ أَبِي دَاوُدَ بِالْقَوِيِّ .

”ابوداود والی حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔“

(الأحکام الوُسطی : 64/2)

احناف کا مؤقف:

❁ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

إِنْ خَشِيَ أَنْ تَفُوتَهُ رَكْعَةٌ مِّنَ الْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ وَيُدْرِكُ رَكْعَةً مِّنَ الْفَجْرِ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ دَخَلَ فَصَلَّى مَعَ الْقَوْمِ، وَإِنْ خَافَ أَنْ تَفُوتَهُ الرَّكْعَتَانِ جَمِيعًا صَلَّى مَعَ الْقَوْمِ وَلَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَلَا يَقْضِيهِمَا .

”اگر نمازی کو خدشہ ہو کہ جماعت فجر میں سے اس کی ایک رکعت نکل جائے گی، البتہ ایک رکعت پالے گا، تو وہ دروازے کے پاس سنتیں پڑھ لے، پھر مسجد میں داخل ہو کر جماعت میں شامل ہو جائے، اگر اسے خدشہ ہے کہ دو رکعتیں ہی رہ جائیں گی، تو جماعت میں شامل ہو جائے اور سنتیں نہ پڑھے اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہی (بعد میں کسی وقت) ان کی قضا دے۔“

(كتاب الأصل للشّيباني :1/166، الأوسط لابن المُنذر : 5/232)

صحیح اور صریح احادیث اور آثار سے ثابت ہو چکا ہے کہ نماز فجر کی اقامت کے بعد سنتیں پڑھنا جائز نہیں۔ جبکہ احناف جواز کے قائل ہیں، یہ مؤقف بے دلیل ہے، اس پر کوئی صحیح یا صریح دلیل نہیں، ذیل میں ہم وہ تمام دلائل ذکر کریں گے، جو علمائے احناف اپنے مؤقف پر پیش کرتے ہیں، ہم ان کا اُصول محدثین کی روشنی میں عادلانہ تجزیہ بھی قارئین کی نظر کریں گے، ملاحظہ فرمائیں:

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے:

إِنَّهٗ جَاءَ وَالْإِمَامُ يُصَلِّي الصُّبْحَ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَصَلَّاهُمَا فِي حُجْرَةِ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ثُمَّ إِنَّهٗ صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ.

”آپ رضی اللہ عنہ (نماز فجر کے لیے) تشریف لائے، امام صبح کی نماز پڑھا رہا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے ابھی فجر کی دو سنتیں ادا نہیں کی تھیں، تو آپ رضی اللہ عنہ نے حجرۂ حفصہ رضی اللہ عنہا میں دو رکعت ادا کیں، پھر امام کے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔“

(شرح مَعاني الآثار للطّحاوي :1/375)

سند ضعیف ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر کا عنعنہ ہے۔

❀ محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ سے مروی ہے:

خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ بَيْتِهٖ، فَأُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فِي الطَّرِيقِ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى الصُّبْحَ مَعَ النَّاسِ .

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گھر سے نکلے، نماز فجر کی جماعت کھڑی ہو چکی تھی، تو آپ رضی اللہ عنہ نے مسجد میں داخل ہونے سے پہلے راستے میں ہی دو سنتیں ادا کیں، پھر مسجد میں داخل ہوئے اور با جماعت نماز فجر ادا کی۔“

(شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : 375/1)

سند ضعیف ہے۔ عبداللہ بن صالح کاتب لیث کثیر الغلط ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

❀ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ .

”اسے جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔“

(مَجمع الزَّوائد : 13/2)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

الْجُمْهُورُ عَلَى تَضْعِيفِهِ .

”جمہور اسے ضعیف قرار دیتے ہیں۔“

(لِسان المیزان : 12/4)

❀ ابو مجلز رحمہ اللہ سے مروی ہے:

دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَعَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَالْإِمَامُ يُصَلِّي، فَأَمَّا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَدَخَلَ فِي الصَّفِّ وَأَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْإِمَامِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَعَدَ ابْنُ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عُمَرَ مَكَانَهُ، حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ .

”میں نماز فجر کے لیے سیدنا عبداللہ بن عمر اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مسجد میں داخل ہوا، امام نماز پڑھا رہا تھا، سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تو جماعت میں شامل ہو گئے، جبکہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلے دو رکعت ادا کیں، پھر جماعت میں شامل ہو گئے، جب امام نے سلام پھیر دیا، تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما طلوع آفتاب تک اپنی جگہ پر بیٹھے رہے، پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعت ادا کیں۔“

(شرح مَعاني الآثار للطّحاوي :374/1)

سند ضعیف ہے۔ احمد بن عبدالمؤمن خراسانی مروزی کا تعین نہیں ہو سکا۔ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ کو بھی اس راوی کے تعین اور نقل کے حوالے سے غلطی لگی ہے۔

❀ حارثہ بن مضرب رحمہ اللہ سے مروی ہے:

إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، وَأَبَا مُوسٰى، خَرَجَا مِنْ عِنْدِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَرَكَعَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْقَوْمِ فِي الصَّلَاةِ، وَأَمَّا أَبُو مُوسٰى فَدَخَلَ فِي الصَّفِّ .

”سیدنا عبداللہ بن مسعود اور سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما سعید بن عاص رحمہ اللہ کے یہاں سے (نماز فجر کے لیے) نکلے، نماز کھڑی ہو چکی تھی، تو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دو رکعت ادا کیں، پھر جماعت میں شامل ہو گئے، مگر سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ (بغیر سنتیں پڑھے) صف میں شامل ہو گئے۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : 251/2)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سند ضعیف ہے۔

① ابو اسحاق سبیعی کا عنعنہ ہے۔

② ابو اسحاق مختلط بھی ہیں، مطرف بن طریف کا ان سے قبل از اختلاط روایت لینا معلوم نہیں ہو سکا۔

❁ ابو عثمان انصاری رحمہ اللہ سے مروی ہے:

جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَالْإِمَامُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلَّى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الرَّكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْإِمَامِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَهُمْ.

”سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (نماز فجر کے لیے) تشریف لائے، امام نماز فجر پڑھا رہا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے ابھی تک سنتیں ادا نہیں کی تھیں، تو سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے امام کے پیچھے (ایک جگہ پر) دو سنتیں ادا کیں، پھر جماعت میں شامل ہو گئے۔“

(شرح معاني الآثار للطّحاوي :375/1)

سند ضعیف ہے۔ ابو عثمان عمرو بن سالم انصاری مجہول الحال ہے، اسے صرف ابن حبان رحمہ اللہ نے ”الثقات: ۱۷۶/۷“ میں ذکر کیا ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

”آپ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے، تو امام نماز (فجر) پڑھا رہا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے (پہلے) دو سنتیں ادا کیں۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(شرح مَعاني الآثار للطّحاوي :374/1)

سند ضعیف ہے۔

① عبداللہ بن ابی موسیٰ مجہول ہے۔

② ابواسحاق سبیعی کا عنعنہ ہے۔

③ سفیان ثوری مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

❀ اس کی دوسری سند بھی ہے۔

(شرح مَعاني الآثار للطّحاوي :374/1)

① عبداللہ بن ابی موسیٰ مجہول ہے۔

② ابو اسحاق سبیعی مختلط ہیں، زہیر بن معاویہ نے ان سے بعد از اختلاط روایت لی ہے۔

❀ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

أَيْقَظْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَقَامَ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ.

”میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز فجر کے لیے جگایا، جماعت کھڑی ہو چکی تھی، آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور دو سنتیں ادا کیں۔“

(شرح مَعاني الآثار للطّحاوي :375/1، وسندهٗ صحيحٌ)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جماعت شروع ہونے سے پہلے سنتیں ادا کیں، ابھی صفیں درست ہوئی تھیں، ایسا نہیں کہ نماز فجر کی جماعت شروع ہونے کے بعد سنتیں ادا کیں، لہٰذا اس اثر سے استدلال درست نہیں، کیونکہ دوسرے آثار سے یہ بات بالکل واضح

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہو جاتی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جماعت شروع ہونے کے بعد سنتیں پڑھنے کو خلاف سنت سمجھتے تھے، آپ رضی اللہ عنہ کا اپنا عمل بھی یہی تھا، ملاحظہ ہو۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے:

إِنَّهٗ جَاءَ إِلَى الْقَوْمِ وَهُمْ فِي الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ فَدَخَلَ مَعَهُمْ، ثُمَّ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ، فَلَمَّا أَضْحٰى قَامَ فَقَضَاهُمَا.

”آپ رضی اللہ عنہ (نماز فجر کے وقت) جماعت کے لیے آئے، تو لوگ نماز پڑھ رہے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے ابھی سنت فجر ادا نہیں کیں تھیں، تو آپ رضی اللہ عنہ جماعت میں شامل ہو گئے، پھر اپنی جگہ پر ہی بیٹھے رہے، جب سورج طلوع ہو گیا، تو اٹھ کر ان دو رکعت کی قضا دی۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة: 6445، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے:

إِنَّهٗ أَبْصَرَ رَجُلًا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ، فَحَصَبَهٗ وَقَالَ: أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا؟.

”آپ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو سنت فجر پڑھتے دیکھا، جبکہ مؤذن جماعت کے لیے اقامت کہہ رہا تھا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو کنکری ماری اور فرمایا: کیا آپ فجر کی چار رکعت پڑھتے ہیں؟“

(السّنن الكبرىٰ للبيهقي: 483/2، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِنِّي لَأَجِيءُ إِلَى الْقَوْمِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَأُصَلِّي

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الرَّكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَنْضَمُّ إِلَيْهِمْ.

”میں جماعت کے لیے آتا ہوں، لوگ نماز فجر کے لیے صفوں میں ہوتے ہیں، میں دو سنتیں ادا کرتا ہوں، پھر صف میں مل جاتا ہوں۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة: 2/251، وسندهٗ صحيحٌ)

اس اثر سے مراد یہ ہے کہ ابھی جماعت شروع نہیں ہوئی ہوتی، لوگ نماز کے لیے صف آراء ہوتے ہیں، تو میں پہلے سنتیں ادا کر لیتا ہوں، بعد میں صف میں شامل ہو جاتا ہوں۔

اس اثر سے یہ استدلال کرنا کہ جماعت شروع ہونے کے بعد بھی سنتیں پڑھی جا سکتی ہیں، بالکل خطا ہے، جبکہ صریح اور صحیح ترین احادیث و آثار سے ثابت ہے کہ جب فرض نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے، تو کسی نماز کے لیے کوئی سنت یا نفل ادا نہیں کیے جا سکتے۔

کسی صحابی سے بھی باسند صحیح یہ صراحت نہیں کہ وہ جماعت شروع ہونے کے بعد سنتیں پڑھنے کو جائز سمجھتا ہو یا خود سنتیں پڑھتا ہو، اس حوالے سے جتنے آثار پیش کیے جاتے ہیں، یا تو سنداً ضعیف و ناقابل استدلال ہیں، یا غیر واضح ہیں۔

بالفرض اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ بعض صحابہ اقامت کے بعد سنتیں پڑھ لیتے تھے، تو بھی یہ شرعی حجت نہ ہوگا، کیونکہ وہ ان کا اجتہاد ہے، جو احادیث صحیحہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے معارض ہے، جب صحابہ میں کسی مسئلہ پر اختلاف ہو جائے، تو اسے احادیث نبویہ کی طرف لوٹایا جاتا ہے، وہ یقیناً یہی ہے کہ اقامت کے بعد کوئی نفل نماز جائز نہیں۔

❀ امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا يَفُوتُهٗ مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ أَفْضَلُ مِمَّا يَطْلُبُ فِي تَيْنِكَ الرَّكْعَتَيْنِ.

”جماعت شروع ہونے کے بعد سنتیں پڑھنے والا شخص باجماعت نماز کا جتنا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حصہ چھوڑتا ہے، وہ اس اجر وثواب سے افضل ہے، جو وہ ان دو رکعتوں میں (اس وقت) تلاش کر رہا ہے۔''

(مُصنّف ابن أبي شيبة : 2/252، وسندہٗ صحيحٌ)

❀ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَأَنْ أُدْرِكَ مَا فَاتَنِي مِنَ الْمَكْتُوبَةِ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَهُمَا .

''(جماعت شروع ہونے کے بعد سنتیں پڑھنے سے) فرض نماز کا جو حصہ رہ جاتا ہے، اسے پانا مجھے (اس وقت) دو سنتیں پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 2/253، وسندہٗ حسنٌ)

❀ نیز فرماتے ہیں:

كَانُوا يَكْرَهُونَ الصَّلَاةَ إِذَا أَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْإِقَامَةِ .

''جب مؤذن اقامت شروع کر دیتا، تو لوگ (صحابہ وتابعین) نفل پڑھنا ناپسند کرتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 4843، وسندہٗ صحيحٌ)

❀ سیدنا میمون بن مہران رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِذَا كَبَّرَ الْمُؤَذِّنُ بِالْإِقَامَةِ فَلَا تُصَلِّيَنَّ شَيْئًا حَتّٰى تُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ .

''جب مؤذن اقامت کہہ دے، تو فرض نماز کی ادائیگی تک نفل مت پڑھیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 4844، وسندہٗ حسنٌ)

❀ امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِذَا كُنْتَ فِي الْمَسْجِدِ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَرْكَعْ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”آپ مسجد میں ہوں اور نماز کھڑی ہو جائے، تو اب نوافل ادا مت کریں۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : 4846، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهٗ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي عِنْدَ إِقَامَةِ الْعَصْرِ قَالَ يَسُرُّكَ أَنْ يُقَالَ صَلَّى ابْنُ فُلَانَةَ سِتًّا .

”آپ رحمہ اللہ نے ایک شخص کو نماز عصر کی اقامت کے بعد نفل پڑھتے دیکھا، فرمایا: کیا آپ کو پسند ہے کہ (آپ کے بارے میں) کہا جائے: فلاں عورت کے بیٹے نے عصر کی چھ رکعتیں ادا کی ہیں۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : 4842، وسندهٗ صحيحٌ)

سنت فجر کی قضا:

جو نماز فجر سے پہلے سنتیں ادا نہ کر سکے، تو وہ نماز فجر کے بعد پڑھ لے۔

❁ سیدنا یزید بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ بِمِنًى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ إِذَا رَجُلَانِ فِي مُؤَخِّرِ الْمَسْجِدِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ فَأُتِيَ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا؟ قَالَا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا الْإِمَامَ وَهُوَ يُصَلِّي فَصَلِّيَا مَعَهُ فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ أَوْ تَطَوُّعٌ .

”رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مسجد خیف منیٰ میں نماز فجر پڑھائی، جب نماز مکمل ہو چکی، تو دو بندے نظر آئے، جو مسجد کے آخری کنارے پر موجود تھے، انہوں نے با جماعت نماز نہیں پڑھی تھی، انہیں نبی کریم ﷺ کے حضور پیش کیا گیا، تو ان کے شانے کانپ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ دونوں نے ہمارے ساتھ با جماعت نماز کیوں نہیں پڑھی؟ دونوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! دراصل ہم گھر میں نماز پڑھ چکے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کریں، اگر آپ نے گھر میں نماز پڑھ لی ہو، پھر (مسجد میں) امام کے پاس آئیں اور وہ نماز پڑھا رہا ہو، تو آپ بھی با جماعت نماز پڑھ لیں، یہ آپ کی نفل نماز ہو جائے گی۔“

(مسند الإمام أحمد : 4/160، سنن أبي داود : 575، 576، سنن النّسائي ؛ 858، سنن التّرمذي : 219، مسند أبي داود الطّيالسي : 1343، واللّفظ لهٗ، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”حسن صحیح“ کہا ہے، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۲۷۹) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۵۶۵) نے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

معلوم ہوا کہ نماز فجر کے بعد نوافل ادا کیے جا سکتے ہیں، فجر کی سنتیں تو بالاولیٰ ادا کی جا سکتی ہیں، کیونکہ سنت فجر کی تاکید عام نوافل سے زیادہ ہے۔

❀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کو عصر کے بعد دو رکعت پڑھتے دیکھا، تو ان کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ، سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ، فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَهُمَا هَاتَانِ.

”ابوامیہ کی دختر! آپ نے عصر کے بعد دو رکعت کے بارے میں پوچھا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ میرے پاس قبیلہ عبد قیس کے کچھ لوگ آئے تھے، انہوں نے مجھے ظہر کے بعد والی دو رکعت سے مصروف کر دیا، میں وہی دو رکعت پڑھ رہا ہوں۔“

(صحيح البخاري : 1233، صحيح مسلم : 833)

✿ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ السُّنَنَ الرَّوَاتِبَ تُقْضٰى، وَأَنَّ قَضَاءَهَا جَائِزٌ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَبَعْدَ الْفَجْرِ مِثْلُهُ، لَا فَرْقَ بَيْنَهُمَا.

”یہ حدیث دلیل ہے کہ سنن رواتب (رہ جائیں، تو ان) کی قضا دی جائے گی، نیز دلیل ہے کہ عصر کے بعد نوافل کی قضا دینا جائز ہے، اسی طرح فجر کے بعد بھی، دونوں میں کوئی فرق نہیں۔“

(التّنبيه على مشكِلات الهِداية : 2/694)

معلوم ہوا کہ نماز فجر کے متصل بعد سنتوں کی قضا دی جا سکتی ہے، جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد ظہر کی سنتوں کی قضا دی۔ جن احادیث میں فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت آئی ہے، اس سے مراد طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کا وقت ہے۔

تنبیہ:

✿ سیدنا قیس بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

إِنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ، وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتِيِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتِيِ الْفَجْرِ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ.

''آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر ادا کی، آپ رضی اللہ عنہ نے فجر کی دو رکعت ادا نہیں کی تھیں، تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا، تو قیس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فجر کی دو سنتیں ادا کرنے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دیکھ رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایسا کرنے سے منع نہیں کیا۔''

(صحیح ابن خزیمة : 1116، صحیح ابن حبان : 1563، المُستدرك للحاكم : 375/1)

روایت ضعیف ہے۔ سعید بن قیس کا اپنے والد سیدنا قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہو سکا۔

❀ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَقُولُونَ: إِنَّ سَعِيدًا وَالِدَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ قَيْسٍ شَيْئًا.

''علما کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید کے والد سعید نے اپنے والد قیس رضی اللہ عنہ سے کچھ نہیں سنا۔''

(الاستیعاب : 1297/3)

❀ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

خَبَرٌ غَرِيبٌ غَرِيبٌ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”یہ نہایت غریب روایت ہے۔“

(صحیح ابن خزیمة : 1116، في السند)

❀ امام دار قطنی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ”غریب“ کہا ہے۔

(أطراف الغرائب والأفراد : 4281)

اس روایت کو مرفوع بیان کرنا ہی خطا ہے، یہ خطا اسد بن موسیٰ سے ہوئی ہے، اہل علم نے اس پر تنبیہ کی ہے، یہ یحییٰ بن سعید انصاری کی مرسل ہے۔

❀ امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِمَّا يُنْكِرُهُ أَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ عَلٰى أَسَدِ بْنِ مُوسٰى، مِنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : رَأَيْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ فِي أَصْلِ الْكُتُبِ مَوْقُوفًا عَلٰى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ .

”اس حدیث میں اہل علم نے اسد بن موسیٰ پر نقد کیا ہے، جن میں محدث ابراہیم بن ابی داود رحمہ اللہ (۲۷۰ھ) بھی شامل ہیں، میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا: میں نے اصل کتب میں دیکھا ہے کہ یہ حدیث یحییٰ بن سعید انصاری پر موقوف ہے۔“

(شرح مشكل الآثار : 324/10)

❀ امام ابن مندہ رحمہ اللہ نے اس روایت کو غریب اور مرسل قرار دیا ہے۔

(الإصابة لابن حجر : 373/5)

اسد بن موسیٰ کی متابعت عبد ربہ بن سعید نے کی ہے۔

(مسند الإمام أحمد : 23761)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مگر یہ سند منقطع ہے۔ عبد ربہ بن سعید کا اپنے دادا سیدنا قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سماع معلوم نہیں۔

اس روایت کی دیگر ضعیف سندیں بھی ہیں۔

طلوع آفتاب کے بعد سنتوں کی قضا:

فجر کی سنتوں کی قضا نماز فجر کے بعد دی جائے گی، اگر نہ دے سکے، تو طلوع آفتاب کے بعد بھی سنتوں کی قضا دے سکتا ہے۔

❁ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے:

إِنَّهُ جَاءَ إِلَى الْقَوْمِ وَهُمْ فِي الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ فَدَخَلَ مَعَهُمْ، ثُمَّ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ، فَلَمَّا أَضْحٰى قَامَ فَقَضَاهُمَا.

''آپ رضی اللہ عنہ (نماز فجر کے وقت) جماعت کے لیے آئے، تو لوگ نماز پڑھ رہے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے ابھی سنت فجر ادا نہیں کیں تھیں، تو آپ رضی اللہ عنہ جماعت میں شامل ہو گئے، پھر اپنی جگہ پر ہی بیٹھے رہے، جب سورج طلوع ہو گیا، تو اٹھ کر ان دو رکعت کی قضا دی۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 6445، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ قاسم بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَوْ لَمْ أُصَلِّهِمَا حَتّٰى أُصَلِّيَ الْفَجْرَ، صَلَّيْتُهُمَا بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ.

''اگر میں سنتیں فجر سے پہلے نہ پڑھ سکوں، تو طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لیتا ہوں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 255/2، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ المُبَارَكِ، وَالشَّافِعِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَإِسْحَاقُ .

”امام سفیان ثوری، امام عبداللہ بن مبارک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ کا بھی یہی مؤقف ہے۔“

(سنن التّرمذي، تحت الرقم : 423)

ان آثار سے ثابت ہوتا ہے کہ طلوع آفتاب کے بعد بھی فجر کی سنتوں کی قضا دی جا سکتی ہے۔

اس کے برعکس امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ مؤقف نقل کیا جاتا ہے:

إِذَا فَاتَتْهُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ لَا يَقْضِيهِمَا قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ ...... وَلَا بَعْدَ ارْتِفَاعِهَا .

”جب فجر کی سنتیں رہ جائیں، تو وہ ان کی قضا نہ طلوع آفتاب سے پہلے دے گا اور نہ طلوع آفتاب کے بعد۔“

(الهِداية :152/1)

جبکہ امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ نے اختلاف کرتے ہوئے کہا ہے:

أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَقْضِيَهُمَا إِلٰى وَقْتِ الزَّوَالِ .

”میں پسند کرتا ہوں کہ وقت زوال سے پہلے پہلے ان کی قضا دے دے۔“

(الهِداية :152/1)

یہ دونوں مؤقف بے دلیل ہیں، نیز احادیث صحیحہ اور آثار سلف اس کے خلاف ہیں۔

تنبیہ:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یہ کہنا کہ فجر کی سنتوں کی قضا طلوع آفتاب کے بعد ہی جائز ہے، نماز فجر کے بعد نہیں، یہ بالکل درست مؤقف نہیں۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ .

جو فجر سے پہلے سنتیں ادا نہ کر سکا، اسے چاہیے کہ سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھ لے۔" (سنن التّرمذي : 423)

سند ضعیف ہے۔ قتادہ کا عنعنہ ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ اس حدیث کے غیر محفوظ ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ عَنْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَقَضَاهُمَا بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ .

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو سنتوں سے سوئے رہ گئے، تو سورج طلوع ہونے کے بعد ان کی قضا دی۔" (سنن ابن ماجه : 1155)

یہ روایت خطا ہے، مروان بن معاویہ فزاری نے اسے مختصر کرتے ہوئے غلطی کھائی ہے، دراصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر سے سوئے رہ گئے، تو طلوع آفتاب کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سنتیں پڑھیں، پھر فرائض ادا کیے۔ (صحیح مسلم: ٦٨٠)

❀ امام ابو حاتم رحمہ اللہ نے اس روایت میں وہم اور غلطی کی نشاندہی کی ہے۔

(عِلَل الحديث لابن أبي حاتم : 327/2)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "